تفسیر القرآن العظیم

نور العرفان

علیٰ

کنز الایمان

سورۃُ الفاتِحۃِ تا سورۃُ الانبیاءِ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ
پھینک آؤ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی طرف رہے اور اسکے بعد
قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ
پھر نیک ہو جانا ۲ ان میں ایک کہنے والا بولا یوسف کو مارو نہیں ۳
وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اور اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی چلتا اسے آ کر لے جائے
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا
اگر تمہیں کرنا ہے۔ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں
عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا
ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اسکے خیرخواہ ہیں ۴ کل اسے ہمارے ساتھ
غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲ قَالَ اِنِّیْ

بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ۵ اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں بولا بیشک
لَيَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
مجھے رنج دے گا کہ اسے لے جاؤ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا لے ۶
وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ
اور تم اس سے بے خبر رہو ۷ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے
وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ
اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی مصرف کے نہیں ۸ پھر جب اسے لے گئے ۹
وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَاۤ
اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں ۱۰ اور ہم نے اسے وحی
اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۵
بھیجی کہ ضرور تو انہیں ان کا یہ کام جتا دے گا ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ۱۱

(بقیہ صفحہ ۳۷۵) ہیں اور جوان و تندرست ہیں' وہ یہ نہ سمجھے کہ یوسف علیہ السلام کی والدہ بچپن میں فوت ہو چکی ہیں والد کو ان پر زیادہ مہربان ہونا چاہیے کیونکہ وہ بے ماں کے بچے ہیں' اس سے معلوم ہوا کہ اپنی بعض اولاد سے زیادہ محبت ہونا برا نہیں' کمزور اور چھوٹا بچہ عموماً زیادہ پیارا ہوتا ہے' ہاں اولاد میں انصاف نہ کرنا منع ہے ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی رائے کی مخالفت کفر نہیں۔ کیونکہ برادران یوسف علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام کو جو کہ نبی تھے ایذا دی اور ان کی رائے کو غلط قرار دیا۔ لیکن قرآن کریم نے اسے کفر قرار نہ دیا نہ بعد ملاقات یوسف علیہ السلام نے ان سے توبہ کرا کر انہیں دوبارہ مسلمان کیا۔ لہٰذا امیر معاویہ کو محض علی مرتضیٰ کی مخالفت کی وجہ سے فاسق وغیرہ نہیں کہا جا سکتا۔ یہاں ضلال سے مراد گمراہی نہیں کیونکہ نبی کو گمراہ جاننا کفر ہے بلکہ یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت کرنا مراد ہے۔

۱۔ تاکہ انہیں بھیڑیا کھا جائے یا کوئی آدمی اٹھا کر لے جاوے۔ جن علماء نے ان تمام بھائیوں کو نبی مانا ہے وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کفر و شرک سے تو ہمیشہ معصوم ہوتے ہیں' لیکن گناہ سے نبوت کے بعد معصوم ہوتے ہیں نہ کہ پہلے اور یہ حضرات اس وقت نبی نہ تھے بعد میں بنے کیونکہ یہ ارادہ سخت گناہ ہے۔ ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کی یہ ساری حرکات صرف یعقوب علیہ السلام کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے تھیں' نفس کی خاطر نہ تھیں' اسی لئے ان کو بھی توبہ نصیب ہو گئی' اور قابیل کی حرکات نفس امارہ کے لئے تھیں' اسے توبہ نصیب نہ ہوئی' پتہ لگا کہ پیغمبر کی محبت میں گناہ کر لینے کا بھی انجام اچھا ہوتا ہے اور توبہ نصیب ہو جاتی ہے' یہاں نیک بن جانے سے مراد ہے باپ کی خدمت کر کے انہیں راضی کر لینا ورنہ توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے کہ یہ اللہ پر امن ہے نیز کسی کو ستا کر کسی کا حق مار کر توبہ کرنے سے انسان صالح نہیں بن سکتا' حق العبد توبہ سے معاف نہیں ہوتے ۳۔ کیونکہ بے گناہ کو مارنا سخت گناہ ہے۔ یہ یہودا نے کہا تھا جو ان سب میں رقیق القلب تھے ۴۔ یعنی آج تک آپ نے کبھی یوسف علیہ السلام کو ہمارے ساتھ سیر و تفریح کرنے جنگل نہ بھیجا' حالانکہ بھائی' بھائی کا قوت بازو ہوتا ہے اگرچہ سوتیلا ہو ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کو جائز کھیل کھیلنا جائز ہے ایسے ہی جنگلی میوے جن کا کوئی مالک نہ ہو کھانا جائز ہیں کیونکہ یعقوب علیہ السلام کسی باغ کے مالک نہ تھے ۶۔ شاید بھیڑیئے سے مراد خود بھائی ہی ہوں۔ کیونکہ یعقوب علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یوسف علیہ السلام نبی ہیں اور نبی کا گوشت کوئی جانور تو کیا قبر کی مٹی بھی نہیں کھا سکتی' لہٰذا بھیڑیئے کے کھانے سے مراد خود بھائیوں کا انہیں ہلاک کر دینا ہے اور وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ سے یہ مراد ہو کہ تم ان کے رتبہ سے غافل ہو' ۷۔ چنانچہ آپ نے یوسف علیہ السلام کو ان کے ساتھ جنگل کی طرف بھیج دیا اور چلتے وقت ابراہیم علیہ السلام کی وہ قمیص جو نمرود کی آگ میں جاتے وقت آپ کے گلے میں تھی تعویذ بنا کر یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی' اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات گلے میں ڈالنا حفاظت کے لئے جائز ہے ۸۔ آپ جب تک یعقوب علیہ السلام کی نظر میں رہے اس وقت تک تو بھائی بہت پیار و محبت سے اپنے کندھوں پر اٹھائے رہے اور جب ان کی نظر سے اوجھل ہوئے تو یوسف علیہ السلام کو زمین پر پٹک دیا' اور ہر ایک نے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ یوسف علیہ السلام جس کے پاس جاتے وہی مارتا' جب بہت ظلم کر چکے تو یہودا نے کہا کہ تم بدعہدی کر رہے ہو تم سے قتل کرنے کی نہ ٹھہری تھی' تب وہ اس سے باز آئے' ۹۔ چنانچہ ان لوگوں نے کنعان سے تین کوس دور بیت المقدس کے علاقہ میں یوسف علیہ السلام کو ایک ایسے

twelve sons and few daughters. From Laya he had six sons and one daughter. The sons were Rubal, Shamoon, Yahood, As-Sheejar, Zamayoon and Ladi; and from Rachel he had two sons Hazrat Yusuf (on whom be peace) and Benyaamin; from the slave girl Zulfah he had tow sons Jaad and Ashar and from Balha he had two sons Daan and Niftaali. At first Rachel was barren. These children were born to her in old age she and died after giving birth to Benyaamin. At that time Hazrat Yusuf (on whom be peace) was two years old. From his children Hazrat Yusuf (on whom be peace) was the father's most favourite son.

16. By this is meant in Hazrat yaqoob's (on whom be peace) time of need we can render most service because we are a full group, young and healthy. They did not understand that since Hazrat Yusuf (on whom be peace) lost his mother in his infancy the father would naturally be more kind and loving to him because he is without a mother. From this we learn that if you love some of your children more than the others it is not a bad thing. Weak and youngest children normally are well liked. However, being unjust to the children in any way is forbidden.

17. From this we learn disagreement with a Prophet's opinion is not infidelity because the brothers of Hazrat Yusuf (on whom be peace) brought pain upon Hazrat Yaqoob (on whom be peace) who was a Prophet, and declared his opinion as incorrect. But the Holy QUR'AAN did not declare this as infidelity, nor did Hazrat Yusuf (on whom be peace), after uniting with them, make them repent and read the Kalimah to make them believers again. Thus, because of his opposition to Hazrat Ali (May Allah be pleased with him) Amir Muawiya cannot be called a sinner, etc. Here the word DALAAL will not be taken to mean misguidance, because to regard a prophet as misguided is an act of infidelity. The word here really means absorbed in the love of Hazrat Yusuf (on whom be peace).

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝٩

9. Kill Yusuf or cast [18] him forth into some land so that your father's face may only remain towards you, and thereafter be righteous[19].

18. So that a wolf may devour him, or he may be abducted by a person. Those scholars who had accepted all these brothers to be prophets say Prophets are always free from infidelity and polytheism, but they are free of sin after prophethood, not prior to it. Thus, these brothers at that point in time were not prophets, they became prophets afterwards. This intention of theirs is one of severe sin. On the other hand the action of QABEEL was for boosting his evil self hence he was not given an opportunity to repent. This tells us that the outcome of a sin committed in the life of a Prophet is a good act and gets the opportunity to repent. Here becoming pious means making the father happy through obedience. Otherwise committing sin with the intention of repentance is infidelity. This is indeed seeking security with Allah Almighty for your sins. Also, no person can become pious by causing pain and usurping someone's rights. Rights of man will not be forgiven through mere repentance.

19. From this we learn that all these actions of the brothers was an effort to turn the father's attention on them, not for any egotistical reasons. It is for this reason that they were eventually granted true repentance.

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۝١٠

10. One of them said, kill not Yusuf,[20] and cast him into a dark well, that any traveller may take him away, if you are to do.